OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 1,Jan -June 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.01.0047 , PP: 83-94

آپ ﷺ کی تاریخِ پیدائش کے بارے میں منقول روایات کاایک تحقیقی جائزہ

Research analysis of different Views about the birth of Prophet Muhammad (SAW)

Published:
10-07-2021
Accepted:
26-05-2021
Received:
25-04-2021

Mr. Haroon ur Rashid
Lecturer Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand, Chakdara Dir (L) KPK.
Email:haroonrk88@mail.com

Mr. Aziz Ahmad
Lecturer Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand, Chakdara Dir (L) KPK.
Email: azizroomi92@gmail.com

Abstract

Allah Almighty Created human beings with a lot of qualities. Sometimes when these qualities appear in someone he Perform such action which make history. How much qualities has bestowed upon Prophet Muhammad (SAW) by Allah is beyond of human intellect. Biographers mentioned every aspect of life in the book of Prophet Muhammad (SAW) seerah (Biography). Even his personal life is presented in books of seerah. With this there are differences among religious scholar that on what day of Rabi ul awal Prophet Muhammad (SAW) was born in the wp coming article we will discuss different views about the date of birth of Prophet Muhammad (SAW). Then in the of religious scholar we will Sealed the pre pondering view.

Keywords: *Muhammad(SAW). Seerah, Biography, DOB of Prophet.*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرکے اس میں بے پناہ خصوصیات رکھی ہیں۔ کبھی یہ خصوصیات انسان میں ظاہر ہو جاتے ہیں، اور وہ دنیامیں ایسے امور سرانجام دیتاہے کہ تاریخ کے اوراق اُسے محفوظ کرلیتے ہیں۔ انسانِ کامل سرورِ کائنات ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے کتنے خصوصیات ودیعت کررکھے تھے۔ ان کاادراک ہم عقل کے ذریعے نہیں کرسکتے۔ سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کوکُتبِ سیرت میں محفوظ کیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گھریلوزندگی بھی سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخِ پیدائش پر بھی بحث موجود ہے۔ لیکن تاریخِ پیدائش کے تعین میں اختلاف ہے، کہ آپ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی کونسی تاریخ کو ہوئی؟ آنے والے مضمون میں آپ ﷺ کی تاریخِ پیدائش کے بارے میں جتنے روایات ہیں ان کاذکر کیاجائے گا، پھر علماء جرح وتعدیل کی روشنی میں جوراجح روایت ہے، اس کاتعین کیا جائے گا۔

CC BY

یہ بات مسلّم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی تھی، اس پر تمام مؤرخین و سیرت نگار متفق ہیں[1]۔ واقعۂ فیل کے کتنے دنوں بعد آپ کی ولادت ہوئی؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں، مگر مشہور قول پچاس دن کا ہے: ولد عام الفيل فقيل بعده بشهر وقيل بخمسين يوما وهو أشهر[2] کہ آپ ﷺ کی پیدائش عام الفیل کو ہوئی بعض کے نزدیک اس واقعہ کے ایک مہینہ بعد اور بعض کے نزدیک پچاس دن بعد ہوئی اور یہی قول مشہور ہے۔ مہینہ ربیع الاول کا تھا جیسا کہ سیرت کے کتابوں میں ہے: ثم الجمهور على أنه كان في شهر ربيع الأول[3] اس بات پر بھی سیرت نگار اور مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش پیر کے دن ہوئی۔ جیساکہ مسلم شریف کی روایت میں ہے: عن أبي قتادة الأنصاري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صوم الاثنين؟ فقال فيه ولدت وفيه أنزل علي[4] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ[5] سے روایت ہے۔ کہ آپ ﷺ سے پیر کے دن روزہ کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی دن میں پیدا ہوا ہوں، اور اسی دن مجھ پر وحی کی ابتداء ہوئی۔

ربیع الاول مہینہ کی کونسی تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی؟

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ[6] نے اس سلسلہ میں کل سات اقوال نقل فرمائے ہیں: (۱) ربیع الاول کی دوسری (۲) آٹھویں (۳) دسویں (۴) بارہویں (۵) سترویں (۶) اٹھارہویں (7) بائیسویں[7]۔ ان میں سے تین اقوال زیادہ مشہور ہے، جو درج ذیل ہے۔

دسویں تاریخ کی روایت:

اس روایت کو ابن سعد نے نقل کیاہے: قال ابن سعد قال أخبرنا محمد بن عمر بن واقد الأسلمي قال حدثني أبو بكر بن عبد الله بن أبي سبرة عن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن أبي جعفر محمد بن علي قال ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين لعشر ليال خلون من شهر ربيع الأول وكان قدوم أصحاب الفيل قبل ذلك للنصف من المحرم فبين الفيل وبين مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس وخمسون ليلة[8] ابن سعد[9] کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن عمر بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو جعفر محمد بن علی سے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش دس ربیع الاول پیر کے دن ہوئی، اور اصحاب الفیل کا واقعہ اس سے پہلے محرم کے مہینے کے درمیان میں ہوا تھا۔ پس اصحاب الفیل کے واقعہ کے پچپن دن بعد آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی۔

اس روایت میں چار راوی ہے۔ پہلا راوی محمد بن عمر بن واقد ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ 130 ہجری میں پیدا ہوئے۔ شیوخ میں مالک بن انسؒ، سفیان ثوریؒ، محمد بن عجلانؒ، اسامہ بن زید لیثیؒ اور سعید بن بشیرؒ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، امام ذہبیؒ، یحییٰ بن معینؒ، امام نسائی، امام دار قطنیؒ اور امام ابو حاتمؒ کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے۔ 207 ہجری کو وفات ہوئے[10]۔ دوسرا راوی ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ ہے۔ شیوخ میں عطاء بن ابی رباحؒ، موسیٰ بن عقبہؒ، ہشام بن عروہؒ اور یحییٰ بن سعید انصاریؒ مشہور ہیں۔ امام بخاریؒ، علامہ ابن حجرؒ، امام ذہبیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، یحییٰ بن معینؒ اور امام نسائی کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے۔ 162 ہجری کو وفات ہوئے[11]۔ تیسرا راوی اسحاق بن

عبداللہ بن ابی فروہ ہے۔ کنیت ابو سلیمان ہے۔ شیوخ میں ابان بن صالحؒ، عبداللہ بن رافعؒ، عبدالرحمٰن بن ہرمزؒ اور محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، امام بخاریؒ، امام احمد بن حنبلؒ، یحییٰ بن معینؒ، امام نسائیؒ، امام ابوزرعہؒ اور امام دار قطنیؒ کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے۔ 144 ہجری کو وفات ہوئے[12]۔ چوتھا راوی محمد بن علی بن حسین بن علی ہے۔ کنیت ابو جعفر ہے۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہے۔ شیوخ میں انس بن مالکؒ، حسن بن علیؓ، حسین بن علیؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، امام نسائیؒ اور سفیان بن عیینہؒ کے نزدیک ثقہ ہے۔ 114 ہجری کو وفات ہوئے[13]۔ چونکہ اس روایت کی سند میں تین رُوات متکلّم فیہ ہیں۔ اس لیے دس تاریخ والی روایت قابلِ ترجیح نہیں ہے۔

بارہویں تاریخ کی روایت:

اگرچہ یہ قول سب سے زیادہ مشہور ہے اور دنیا میں اکثر محافلِ اسی دن کیے جاتے ہیں۔ مگر روایت سے اس دن پیدائش کا ثبوت نہیں۔ مستدرکِ حاکم میں ہے: حدثنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن شبويه ثنا جعفر بن محمد ثنا علي بن مهران ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن إسحاق قال ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الأول[14] امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہے مجھے ابوالحسن محمد بن احمد بن شبویہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علی بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سلمہ بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

اس حدیث میں چھ راویوں کا ذکر ہے۔ پہلا راوی امام حاکمؒ ہے۔ آپ کا پورا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ امام حاکم کے نام سے مشہور ہے۔ 321 ہجری کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ اکابر حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ شیوخ کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہیں جن میں سے مشہور ابو عبداللہ بن اخرمؒ، ابوالعباس بن محبوبؒ، محمد بن علی بن عمرؒ اور ابو عمرو بن سماکؒ ہیں۔ امام ذہبیؒ، امام دار قطنیؒ اور حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک ثقہ ہے۔ 405 ہجری کو نیشاپور ہی میں وفات ہوئے[15]۔ دوسرا راوی جعفر بن محمد ہے۔ آپ کا پورا نام جعفر بن محمد بن سوار بن سنان ہے۔ کنیت ابو محمد ہے۔ حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ شیوخ میں اسحاق بن راہویہؒ، ابراہیم بن یوسفؒ، علی بن حجرؒ اور یعقوب بن حمیدؒ مشہور ہیں۔ امام ذہبیؒ اور امام دار قطنیؒ نے آپ کی توثیق کی ہے۔ 288 ہجری کو وفات ہوئے[16]۔ تیسرا راوی علی بن مہران ہے۔ آپ کا پورا نام علی بن مہران ہے۔ حافظ ابن حجرؒ، امام ذہبیؒ، امام ابواسحاق جوزجانیؒ اور امام دولابیؒ کے نزیک ضعیف ہے[17]۔ چوتھا راوی سلمہ بن فضل ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ رَی کے قاضی تھے۔ شیوخ میں اسحاق بن راشدؒ، اسماعیل بن مسلمؒ، حجاج بن ارطاۃؒ اور سفیان ثوریؒ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، امام ذہبیؒ، یحییٰ بن معینؒ اور ابن سعد کے نزدیک ثقہ ہے، لیکن امام ابو حاتمؒ، امام بخاریؒ، امام نسائیؒ اور امام ابوزرعہؒ کے نزدیک ضعیف ہے[18]۔ پانچواں راوی محمد بن اسحاق ہے۔ آپ کا پورا نام محمد بن اسحاق بن یسار ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ 80 ہجری کو پیدا ہوئے۔ شیوخ میں ابان بن صالحؒ، ابان بن عثمانؒ، ایوب سختیانیؒ، صالح بن کیسانؒ اور شعبہ بن حجاجؒ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، یحییٰ بن معینؒ، امام ذہبیؒ، سفیان بن عیینہؒ، ابن حبانؒ اور امام ابوزرعہؒ نے آپ کی توثیق کی ہے، لیکن اکثر تدلیس کرتے تھے[19]۔

اس روایت میں ایک راوی ضعیف اور دوسرا مدلّس ہے، جبکہ ایک راوی کے ثقہ وضعف ہونے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال مختلف ہے اسی وجہ سے یہ روایت بھی قابلِ ترجیح نہیں ہے۔

دوسری روایت اسی مضمون کی تاریخِ طبری میں دوسری سند سے نقل ہے: حدثنا ابن حميد قال حدثنا سلمة قال حدثني ابن إسحاق قال ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين عام الفيل لاثنتي عشرة مضت من شهر ربيع الأول[20] ابن جریر طبری کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن حمید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

اس حدیث میں چارراوی ہے۔ پہلاراوی ابن جریر طبری ہے۔ آپ کاپورانام محمد بن جریر بن طبری ہے۔ کنیت ابوجعفرہے۔ طبری کے نام سے مشہورہے۔ 224 ہجری کوپیداہوئے۔ بہت پایے کے عالم تھے۔ امام، مجتہد، مفسر، فقیہ اورمؤرخ ہے۔ شیوخ میں محمد بن حمید، عمران بن موسیٰ، ربیع بن سلیمان اورہناد بن سریؒ مشہور ہیں۔ تصانیف میں سے جامع البیان عن تاویل ای القرآن، تهذیب الاثار، اختلاف الفقہاء اورتاریخ الامم والملوک مشہورہے۔ 310 ہجری کووفات ہوئے[21]۔ دوسراراوی ابن حمید ہے۔ آپ کاپورانام محمد بن حمید بن حیان ہے۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ شیوخ میں عبداللہ بن مبارکؒ، علی بن مجاہدؒ، عبداللہ بن یزیدؒ، کنانہ بن جبلہؒ اوریعقوب بن عبداللہؒ مشہور ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ، امام ذہبیؒ، امام بخاریؒ اورامام نسائیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ 248 ہجری کووفات ہوئے[22]۔ دوراویوں کاذکر اس سے پہلے والے روایت میں ہواہے۔ اس روایت میں بھی ایک راوی ضعیف اوردوسراراوی مدلّس ہے، جبکہ ایک راوی کے ثقہ وضعف ہونے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال مختلف ہے اسی وجہ سے یہ روایت بھی قابلِ ترجیح نہیں ہے۔ اوراسی روایت کو بغیر سند کے ابن ہشامؒ[23] نے سیرۃ ابن ہشام[24] میں، ابن اثیرؒ[25] نے الکامل فی التاریخ[26] میں، ابن حبانؒ[27] نے سیرۃ النبویہ[28] میں، علامہ قسطلانیؒ نے مواہب للدنیہ[29] میں، علامہ حمیریؒ[30] نے حدائق الانوار ومطالع الاسرار[31] میں، علامہ زین العابدینؒ[32] نے فیض القدیر[33] میں اورعلامہ زرقانیؒ[34] نے شرح الزرقانی[35] میں بھی نقل کی ہے۔ چونکہ ان روایات کی سند میں بھی متکلّم فیہ راوی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ راویات بھی قابلِ ترجیح نہیں ہے۔

نویں تاریخ کاقول

1۔ حافظ ابنِ کثیر[36] فرماتے ہیں: وقيل لثمان خلون منه حكاه الحميدي عن ابن حزم ورواه مالك وعقيل ويونس بن يزيدعن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم ونقل ابن عبد البر عن أصحاب التاريخ أنهم صححوه وقطع به الحافظ الكبير محمد بن موسى الخوارزمي ورجحه الحافظ أبو الخطاب بن دحية في كتابه التنوير في مولد البشير النذير[37] اور کہاگیاہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش نوربیع الاول کوہوئی اوراسی قول کوحمیدیؒ نے علامہ ابن حزمؒ[38] سے نقل کیاہے۔ اورامام مالکؒ[39]، عقیلؒ[40] اوریونس بن یزیدؒ[41] نے اس قول کوامام زہریؒ[42] سے اوراس نے محمد بن جبیر بن مطعمؒ[43] سے نقل کیاہے۔ اورعلامہ ابن عبدالبرؒ[44] اصحاب التاریخ سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ خوارزمیؒ[45] اورابوالخطاب بن دحیہؒ[46] نے اپنے کتاب تنویر میں اس قول کوترجیح دی ہے۔

2۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن لکھتے ہیں: عوام میں تو مشہور قول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش 12 ربیع الاول کو ہوئی تھی، اور بعض کمزور روایات اس کی پشت پر ہیں، اور اکثر علماء 8 ربیع الاول کہتے ہیں۔ لیکن صحیح اور مستند قول یہ ہے کہ 9 ربیع الاول تاریخِ پیدائش ہے، اور مشاہیر علمائے تاریخ اور حدیث اور جلیل المرتبہ ائمہ دین اسی تاریخ کو صحیح اور اثبت کہتے ہیں[47]۔

3۔ اسی طرح آپ ﷺ کی تاریخ ولادت 9 ربیع الاول کا راجح ہونا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے عہدِ مبارک میں 10 ہجری میں شوال کے مہینے کی آخری تاریخ کو سورج گہن ہوا تھا، اُسی دن آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ قال الحافظ يوم مات إبراهيم يعني ابنَ النبي صلى الله عليه وسلم وقد ذكر جمهور أهل السير أنه مات في السنة العاشرة من الهجرة فقيل ... والأكثر على أنها وقعت في عاشر الشهر[48] حافظ ابن حجرؒ[49] فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ وفات ہوا تو جمہور اہل السیر کے نزدیک آپؐ کی وفات ہجرت کی دسویں سال ہوئی۔ اس حساب سے اگر پیچھے شمار کیا جائے تو ربیع الاول کی نویں تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہونا ثابت ہوگا، اس لیے کہ پیر کا دن یومِ پیدائش ہونا تو متفق علیہ ہے، اور وہ عام الفیل کے ربیع الاول میں 9 تاریخ ہی کو آتا ہے۔

4۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن لکھتے ہیں: محمود پاشا فلکی نے ہیئت کے مطابق جو زائچہ اس غرض سے مرتب کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اپنے زمانے تک کے کسوف اور خسوف کا صحیح حساب معلوم کرے، پوری تحقیق کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ سنِ پیدائش مبارک میں کسی حساب سے بھی دو شنبہ کا دن 12 ربیع الاول کو نہیں آتا، بلکہ 9 ربیع الاول ہی کو آتا ہے، اس لیے قوت وصحتِ روایات اور حسابِ ہیئت ونجوم کے اعتبار سے پیدائش مبارک کی مستند تاریخ 9 ربیع الاول ہے[50]۔

5۔ فنِ ریاضی کی مشہور کتاب "نتائج الأفهام في تقويم العرب قبل الإسلام وفي تحقيق مولد النبي وعمره عليه الصلاة والسلام" کے ایک ایڈیشن پر اپنے زمانے کے عظیم ونامور مؤرخ وادیب شیخ علی طنطاوی[51] نے مقدمہ لکھا ہے، جس میں آپ نے 9 ربیع الاول کو پیدائش مبارک کا دن قرار دینے پر کتاب کے مؤلف کی تائید فرمائی ہے[52]۔

6۔ سعودی عرب کے ایک محقق وماہرِ فلکیات عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم اپنی کتاب "تقویم الأزمان" میں تحریر فرماتے ہیں: وقد ثبت بما لا يحتمل الشک من النقل الصحيح أن ولادته صلى الله عليه وسلم كانت في ٢٠ ابريل سنة ٥٧١ عام الفيل فبالإمكان معرفة يوم ولادته ويوم وفاته بالدقة وعلى هذا فتكون ولادته صلى الله عليه وسلم يوم الإثنين الموافق ٩ ربيع الأول سنة ٥٣ قبل الهجرة ويوافق ٢٠ ابريل سنة ٥٧١ء نقلا وحسابا[53] یہ بات یقینی ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش 20 اپریل 571ء عام الفیل ہے۔ جب اس سے حساب لگایا جائے۔ تو پیر کا دن 9 ربیع الاول ہی آتا ہے، جو 20 اپریل 571ء کے موافق ہے۔

خلاصہ

مذکورہ بالا تفصیلات کا حاصل یہ ہے کہ روایۃً ودرایۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی معتمد تاریخ 9 ربیع الاول ہے، 12 ربیع الاول نہیں ہے جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے۔ جن روایات میں 8 کا ذکر ہے، تو 9 اور 8 کا فرق صرف اعتباری ہے، مہینے کے 29 اور 30 کا اعتبار ہے۔ جن حضرات نے 8 ربیع الاول کا ذکر کیا ہے انہوں نے صفر کا مہینہ 29 کا شمار کیا ہے اور جن حضرات نے 9 ربیع الاول کا ذکر کیا ہے انہوں نے صفر کا مہینہ 30 کا شمار کیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1]۔ ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۹۸ء، ج:۶، ص:۱۸ و بیہقی / ابو بکر احمد بن حسین، دلائل النبوہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۵ء، ج:۱، ص:۷۵/ ابن سید الناس، محمد بن محمد، عیون الاثر، دار القلم، بیروت، ۱۹۹۳ء، ج:۱، ص:۳۳/ ابو عمرو خلیفہ بن خیاط، التاریخ، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۹۷۷ء، ج:۱، ص:۵۲/ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، دار الفکر، بیروت، ۱۹۸۶ء، ج:۲، ص:۲۶۲

Tirmidhi, Abū Esā, Muḥammd bin Esā,Al Sunan , (Beirūt: Dār al Gharb al Islāmī, 1998), Vol:6, P:18. / Bayhaqī , Abū Bakar Aḥmad bin Ḥussayn, Dalā'il al Nunbuwwah, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1985) Vol:1, P:75. / Ibn Sayyid al Nās, Muḥmmad bin Muḥmmad, 'Uyūn al Athar, (Beirūt: Dār al Qalam, 1993), Vol:1, P:33. / Abū 'Amr Khalīfah bin Khayyāt, Al Tārīkh, (Beirūt: Mo'assasah al Risālah, 1977), Vol:1, P:52. - Ibn Kathīr, Abū al Fidā' Ismā'īl bin 'Umar, Al Bidāyah wal Nihāyah, (Beirut: Dār al Fikr, 1986), Vol:2, P:262.

[2]۔ صلابی، علی بن محمد، سیرۃ النبویہ، دار المعرفۃ والنشر، بیروت، ۲۰۰۸ء، ج:۱، ص:۴۳ – ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، سیرۃ النبویہ، دار المعرفۃ والنشر، بیروت، ۱۹۷۶ء، ج:۱، ص:۲۰۳

Ṣalābī, 'Alī bin Muḥmmad, Sīrah al Nabawiyyah, (Beirūt: Dār 'Alī Ma'rifah wal Nashar, 2008), Vol:1, P:43. - Ibn Kathīr, Abū al Fidā' Ismā'īl bin 'Umar, Sīrah al Nabawiyyah, (Beirut: Dār 'Alī Ma'rifah wal Nashar, 1976), Vol:1, P:203.

[3]۔ بیہقی، دلائل النبوہ، ج:۱، ص:۷۴/ ابن کثیر، سیرۃ النبویہ، ج:۲، ص:۹۳/ وابن قنفذ، احمد بن حسین، وسیلۃ الاسلام، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۴ء، ج:۱، ص:۴۵

Bayhaqī, Dalā'il al Nunbuwwah, Vol:1, P: 74. / Ibn Kathīr, Sīrah al Nabawiyyah, Vol:2, P:92. / Ibn Qunfudh, Aḥmad bin Ḥussayn, Wasīlah 'Alī Islām, (Beirūt: Dār al Ghurb al Islāmī, 1984), Vol:1, P: 45.

[4]۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث، بیروت، ج:۲، ص:۸۲۰ – ابن حنبل، احمد بن محمد، المسند، شعیب الارنؤوط، بیروت، ۲۰۰۱ء، ج:۴، ص:۳۰۴

Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥiḥ Muslim, (Beirūt: Dār Iḥyā' al Turāth), Vol:2, P:820. – Ibn Ḥambal, Aḥmad bin Muḥammad, Al Musnad, (Beirūt, 2001), Vol:4, P:304.

[5]۔ آپ کا نام حارث بن ربعی ہے، کنیت ابو قتادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے شہسوار تھے۔ غزوہ احد کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۵۴ ہجری کو وفات ہوئے۔

ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی،، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ، ج:۷، ص:۳۲۷

Ibn Ḥajar 'Sqalanī, Aḥmad bin Alī, Al 'Iṣābah Fī Tamīz al Ṣaḥābah, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1415), Vol:7, P:327.

[6]۔ آپ کا نام احمد بن محمد بن ابو بکر قسطلانی ہے، کنیت ابو العباس ہے۔ امام قسطلانی کے نام سے مشہور ہے۔ ۸۵۱ ہجری کو مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ تصانیف میں ارشاد الساری لشرح صحیح ا لبخاری، المواہب للدنیہ فی المنح المحمدیہ، لطائف الاشارات فی علم القرآن اور کنز مشہور ہیں۔ ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء کو قاہرہ ہی میں وفات ہوئے۔

زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، دار العلم، للملایین، ۲۰۰۲ء، ج:۱، ص:۲۳۲

Zarkalī, Khayr al Dīn bin Maḥmūd, Al A'lām, Dār al 'Ilam, lil Malāīn, 2002, Vol:1,

P:232.

[7]۔ قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد، المواہب اللدنیہ، مکتبہ وقفیہ، مصر، ج: ۱، ص: ۸۵

Qasṭalānī, Abū al 'Abbās Aḥmad bin Muḥmmad, Al Muwāhib al Laduniyyah, (Egypt: Maktabah Waqfiyah), Vol:1, P:85.

[8]۔ ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء، ج: ۱، ص: ۱۰۰

Ibn Sa'ad, Muḥmmad bin Sa'ad, Al Ṭabqāt al Kubrā, (Beirut: (Beirut: Dār Ṣādir, 1968), Vol:1, P:100.

9۔ آپ کا نام محمد بن سعد بن منیع زہری ہے۔ کنیت ابو عبداللہ اور ابن سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۶۸ھ/ ۷۸۴ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ بہت بڑے پایے کے عالم تھے۔ ۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء کو بغداد میں وفات ہوئے۔

ذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۹۸۵ء، ج: ۱۰، ص: ۶۶۴

Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, Siyar A'lām al Nubalā', (Beirūt: Mo'assasah al Risālah, 1985), Vol:10, P:664.

[10]۔ ابن عدی، ابو احمد بن عدی، الکامل فی ضعفاء الرجال، دار الکتب العلمیہ - بیروت، ۱۴۱۸ھ، ج: ۷، ص: ۴۸۱/ ابو عبداللہ مغلطای بن قلیج، اکمال تہذیب الکمال، فاروق حدیثہ، بیروت، ۲۰۰۱ء، ج: ۱۰، ص: ۲۹۰/ ابن حجر، احمد بن علی، تہذیب التہذیب، دائرۃ المعارف النظامیہ، ہند، ۱۳۲۶ھ، ج: ۹، ص: ۳۶۳

Ibn 'Adī, Abū Aḥmad bin 'Adī, Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, (Beirūt: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1418), Vol:7, P:481/ Abū 'Abdullāh Mughlaṭāy bin Qalīj, 'Ikmāl Tahdhīb al Kamāl, (Beirūt: Fārūq Ḥadīthah, 2001), Vol:10, P:290 / Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī, Tahdhīb al Tahdhīb, (India: Dā'irah al Ma'ārif al Niẓāmiyah, 1326), Vol:9, P:363.

[11]۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج: ۱۲، ص: ۲۷/ ابن حجر، احمد بن علی، تقریب التہذیب، دار الرشید—سوریا، ۱۴۰۶ھ، ج: ۱، ص: ۶۲۳ / ذہبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت، ۱۳۸۲ھ، ج: ۴، ص: ۵۰۳

Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:12, P:27 / Ibn Ḥajar, Aḥmad bin ʿAlī, Taqrīb al Tahdhīb, (Syria: Dār al Rashīd, 1st Edition, 1406), Vol:1, P:623/ 121 / Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, Mīzān al I'tidāl Fī Naqd al Rijāl, (Beirūt: Dār al Ma'rifāh lil Ṭabāʿah ,wal Nashr, 1382), Vol:4, P:503.

[12]۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ج: ۱، ص: ۱۹۳ / ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج: ۱، ص: ۲۴۰/ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن، تہذیب الکمال، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۹۸۰ء، ج: ۲، ص: ۴۴۶

Dhahabī, Mīzān al I'tidāl, Vol:1, P:193 / Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:1, P:240 / Abū al Ḥajjāj Yūsuf bin 'Abd al Raḥmān, Tahdhīb al Kamāl, (Beirūt: Mo'assasah al Risālah, 1980), Vol:2, P:446.

[13]۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۴، ص: ۴۰۱ / مغلطای بن قلیج، اکمال تہذیب الکمال، الفاروق الحدیثہ والنشر، بیروت، ۲۰۰۱ء، ج: ۱۰، ص: ۲۸۰ / ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج: ۹، ص: ۳۵۰

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:4, P:401 / Mughlaṭāy bin Qalīj, 'Ikmāl Tahdhīb al Kamāl, (Beirūt: Al Fārūq Al Ḥadīthah wal Nashr, 2001), Vol:10, P:280 / Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:9, P:350

[14]۔ ابن البیع، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۰ء، ج: ۲، ص: ۶۵۹

Ibn Al Bay', Muḥmmad bin 'Abdullāh, Al Mustadrak 'Alā al Ṣaḥīḥayn, (Beirūt: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1990), Vol:2, P:659.

[15]۔ ابن خلکان، ابوالعباس احمد بن محمد، وفیات الاعیان، دار صادر، بیروت، ۱۹۰۰ء، ج: ۴، ص: ۲۸۰ / ذہبی، میزان الاعتدال، ج: ۳، ص: ۶۰۸ / ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان، دائرہ معارف، ہند، ۱۹۷۱ء، ج: ۵، ص: ۲۳۲

Ibn Khalkān, Abū al ʼAbbās Aḥmad bin Muḥmmad, Wafayāt al A'yān, (Beirūt: Dār Ṣādir, 1900), Vol:4, P:280 / Dhahabī, Mīzān al I'tidāl, Vol:3, P:608 / Ibn Ḥajar, Aḥmad bin ʿAlī, Lisān al Mīzān, (India: Dāʾirah Ma'ārif, 1971), Vol:5, P:232.

[16]۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۳، ص: ۵۷۶

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:13, P:-576

[17]۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۳، ص: ۵۷۴ / ابن حجر، لسان المیزان، ج: ۴، ص: ۲۶۴

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:13, P:575 / Ibn Ḥajar, Lisān al Mīzān, Vol:4, P:264.

[18]۔ علاء الدین، اکمال تہذیب الکمال، ج: ٦، ص: ۲۰/ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۹، ص: ۴۹

'Alā al Dīn, 'Ikmāl Tahdhīb al Kamāl, Vol:6, P:20 / Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalāʿ,Vol:9, P:49.

[19]۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، ج: ۷، ص: ۲۵۴ / ذہبی، میزان الاعتدال، ج: ۳، ص: ۴۶۸

Al Kāmil Fī Ḍu'afāʿ al Rijāl, Vol:7, P:254 / Dhahabī, Mīzān al I'tidāl, Vol:3, P:468.

[20]۔ طبری، تاریخ الرسل والملوک، ج: ۲، ص: ۱۵۶

Tārīkh al Rusul wal Mulūk, Vol:2, P: 156.

[21]۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۴، ص: ۲۶۷

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:14, P:267.

[22]۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج: ۹، ص: ۱۲۷

Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:9, P:127.

[23]۔ آپ ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الذہلی ہیں۔ ثقہ، محدث اور مؤرخ ہیں۔ آپ نے محمد بن اسحاق کی سیرت کی تشریح کی ہے جو کہ سیرت ابن ہشام کے نام سے مشہور ہے۔ دوسری تصنیف انساب حمیر وملوک لکھا ہے۔ شیوخ میں زیاد بن عبداللہؒ اور محمد بن اسحاقؒ جبکہ تلامذہ میں محمد بن الحسن بن قطانؒ، عبدالرحیم بن عبداللہ بن البرقیؒ اور احمد بن البرقیؒ شامل ہیں۔ ۲۱۳ھ/۸۲۸ء یا ۲۱۸ھ/۸۳۳ء میں وفات پائی۔

ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۹، ص: ۴۱۹

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:19, P:419.

[24]۔ ابن ہشام، السیرۃ، ج: ۱، ص: ۱۵۸

Ibn Hishāmm Al Sīrah, Vol:1, P:158.

[25]۔ آپ کا نام عزالدین بن اثیر ہے۔ ابن اثیر کے نام سے مشہور ہے۔ عرب مؤرخین میں صف اول کے مؤرخ ہے۔ ۵۵۵ ہجری میں الجزیرہ میں پیدا ہوئے۔ موصل اور بغداد میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر شام کی سیاحت کی اور اس کے بعد کی بقیہ زندگی موصل کے مضافات میں ہی گزاری۔ شعبان ۶۳۰ ہجری میں موصل میں ہی وفات ہوئے۔

ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج: ۳، ص: ۳۴۸

Ibn Khalkān, Wafayāt al A'yān, Vol:3, P:348.

[26]۔ الکامل فی التاریخ، ج: ۱، ص: ۴۱۶

Al kāmil Fī al Tārīkh, Vol:1, P:416.

27۔ آپ کا نام محمد بن حبان بن احمد بن حبان ہے۔ ۲۷۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔ ابن حبان کے نام سے مشہور ہے۔ مؤرخ، فاضل اور حافظ الحدیث تھے۔ علم کے حصول کے لئے عراق، شام، مصر اور حجاز گئے۔ سمرقند کے قاضی تھے۔ تصانیف میں سے مسند صحیح، روضۃ العقلاء، الانواع والتقاسیم، معرفۃ المجروحین من المحدثین اور غرائب الاخبار مشہور ہیں۔ سجستان میں جمعہ کی رات 354 ہجری کو وفات ہوئے۔(زرکلی، الاعلام، ج: ۶، ص: ۷۸)

Zarkalī, Al A'lām, Vol:6, P:78.

28۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان، سیرۃ النبویہ، الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۹۹۷ء، ج: ۱، ص: ۳۳

Ibn Ḥibbān , Abū Ḥātam Muḥammad bin Ḥibbān, Sīrah al Nabawiyyah, (Beirūt: Al Kutub al Thaq āfiyyah, 1997), Vol:1, P:33.

29۔ قسطلانی، المواہب اللدنیہ، ج: ۱، ص: ۸۵

Qasṭalānī, Al Muwāhib al Laduniyyah, Vol:1, P:85.

30۔ آپ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری ہیں۔ صغار تبع تابعی ہیں۔ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ابن حجرؒ ثقہ اور حافظ کہ ہے۔ شیوخ میں اسماعیل بن عیاشؒ، ابراہیم بن یزیدؒ اور ابراہیم بن میمون الصاغانی جبکہ تلامذہ میں ابراہیم بن موسیٰ الرازیؒ، احمد بن محمد بن حنبلؒ اور احمد بن صالح المصریؒ شامل ہیں۔ ۲۱۱ھ/۸۲۷ء میں وفات پائی۔

ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۸، ص: ۹۹

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:18, P:99.

31۔ حدائق الانوار و مطالع الاسرار، ج: ۱، ص: ۱۰۵

Ḥadā'iq al Anwār wa Ma Ṭāli' al Asrā, Vol:1, P:105.

32۔ آپ کا پورا نام علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ ہے۔ کنیت ابوالحسن ہے۔ لقب زین العابدین ہے اور اسی لقب سے مشہور ہے۔ ۳۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ شیوخ میں حسن بن علیؓ، حسین بن علیؓ، مسور بن مخرمہؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور ابوہریرہؓ مشہور ہیں۔ ۹۴ ہجری کو مدینہ منورہ ہی میں وفات ہوئے۔

ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج: ۳، ص: ۲۶۷

Ibn Khalkān, Wafayāt al A'yān, Vol:3, P:267.

33۔ فیض القدیر، ج: ۳، ص: ۵۷۳

Fayḍ al Qadīr, Vol:3, P:573.

34۔ آپ کا پورا نام محمد بن عبدالباقی بن یوسف ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ۱۰۵۵ ہجری کو قاہرہ کے گاؤں زرقان میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے زرقانی کے نام سے مشہور ہے۔ تصانیف میں تلخیص المقاصد الحسنہ، شرح البیقونیہ، شرح المواھب اللدنیہ، شرح موطاالامام مالکؒ اور وصول االامانی ہیں۔ ۱۱۲۲ ہجری کو پیدا ہوئے۔

زرکلی، الاعلام، ج: ۶، ص: ۱۸۴

Zarkalī, Al A'lām, Vol:6, P:184.

35۔ زرقانی، ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی، شرح الزرقانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۶ء، ج: ۱، ص: ۲۴۸

Zurqānī, Abū 'Abdullāh Muḥmmad bin 'Abd al bāqī, Shrḥ al Zurqānī, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1996), Vol:1, P:248.

36۔ آپ کا نام حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمرو بن کثیرؒ آٹھویں صدی ہجری کے ایک ممتاز عالم دین تھے۔ آپؒ دمشق میں ۷۰۱ ہجری کو پیدا ہوئے۔ آپؒ کو تفسیر، فقہ، تاریخ، سیرت اور تراجم کے فنون میں ماہرانہ فنی ادراک تھا اور ان فنون میں اپنے ہم عصر علماء میں امتیازی حیثیت

کے حامل تھے۔آپ کی تفسیری عظمت اور تاریخی شہرت ان کی تفسیر القرآن الکریم، عام اسلامی تاریخ البدایہ والنھایہ اور معجزات سید الکونین جیسے عظیم علمی کارناموں کی مرہون منت ہے، آپؒ دمشق میں ۷۷۴ ہجری کو وفات ہوئے اور دمشق ہی میں صوفیاء کے مقبرے میں اپنے اُستاد شیخ ابن تیمیہؒ کے قریب دفن ہوئے۔

زرکلی، الاعلام، ج1، ص320

Zarkalī, Al A'lām, Vol:1, P:320.

[37]۔ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج:۲، ص:۲۶۰

Ibn Kathīr, Al Bidāyah wal Nihāyah, Vol:2, P:260.

[38]۔آپ کا نام علی بن حزم اندلسی ہے، کنیت ابو محمد ہے۔ ابن حزم کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۸۴ ہجری کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔یزید بن ابی سفیان کے آزاد کردہ غلام تھے۔ امام، حافظ، فقیہ اور اسماء الرجال کے ماہر تھے۔ تصانیف میں سے الایصال الی فہم کتاب الخصال، کتاب حجۃ الوداع، کتاب الجامع فی صحیح الحدیث اورکتاب الاملاء فی قواعد الفقہ مشہور ہیں۔ ۴۵۶ ہجری کو وفات ہوئے۔(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۸، ص:۱۸۴)

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:18, P:184.

[39]۔آپ ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامرؒ ہیں۔ ۹۳ھ/۷۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ فقہ کے ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔امام دار الہجرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حافظ، فقیہ، مجتہد اور ثقہ محدث ہیں۔اساتذہ میں امام نافع مولی بن عمرؒ، امام زہریؒ اور ہشام بن عروۃؒ جبکہ تلامذہ میں امام شافعیؒ اور محمد بن ابراہیم بن دینارؒ شامل ہیں۔ موطاء امام مالک آپ کی تصنیف ہے۔ ۱۷۹ھ/۷۹۵ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۵، ص:۴۳)

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:15, P:43 /

[40]۔آپ ابو خالد عقیل بن خالد بن عقیلؒ الایلی ہیں۔ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ابن حجرؒ اور ابن معینؒ نے ثقہ جبکہ امام ذہبیؒ نے حافظ کہا ہے۔ شیوخ میں ابان بن صالحؒ، زید بن اسلمؒ اور حسن بصریؒ جبکہ تلامذہ میں سعید بن ابو ایوبؒ، سلامہ بن روحؒ اور عبداللہ بن لہیعہ شامل ہیں۔ ۱۴۴ھ/۷۸۵ء میں وفات پائی۔

ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۱، ص:۳۷۰/ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج:۷، ص:۲۵۶

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:11, P:370 / Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:7, P:256

[41]۔آپ یونس بن یزید بن ابو النجادؒ القرشی ہیں۔کبار تبع تابعین میں سے ہیں۔صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ شیوخ میں ابن شہاب زہریؒ، نافع مولی بن عمرؒ اور عکرمہ مولی بن عباسؒ جبکہ تلامذہ میں جریر بن حازمؒ، سلیمان بن بلالؒ اور حفص بن عمرؒ شامل ہیں۔ ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔

ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج:۱۱، ص:۴۵۲ / ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۱، ص:۳۶۶

Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:11, P:452 / Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:11, P:366.

[42]۔آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن مسلم بن شہاب زہری ہے۔ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے آپ کی توثیق کی ہے۔ آپ بہت زیادہ مال والے تھے۔ آپ کے بیٹوں اور غلاموں نے آپ کو اس مال کی وجہ سے ۱۵۷ ہجری کو قتل کیا۔(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:۷، ص:۱۹۷)

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:7, P:197.

[43]۔آپ محمد بن جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفلؒ القرشی ہیں۔ تابعی ہیں۔ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ شیوخ میں جبیر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عمر ابن الخطابؓ جبکہ تلامذہ میں ابراہیم بن محمدؒ، جبیر بن محمدؒ اور عمرو بن دینارؒ شامل ہیں۔ ۱۰۰ھ

میں وفات پائی۔ (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۸، ص: ۱۱۱/ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج: ۱۹، ص: ۱۱۴)

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:8, P:111 / Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, Vol:19, P:114

44۔ آپ کا نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر ہے، کنیت ابوعمر ہے۔ ابن عبدالبر کے نام سے مشہور ہیں۔ ۳۶۸ ہجری کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ حدیث اور فقہ کے امام اور مجتہد رہے۔ اپنے عہد کے اکابر اساتذہ سے حدیث سنی اور احادیث کے حفظ وضبط کے حوالے سے "حافظ مغرب" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ طلباء اور علماء دور دراز علاقوں سے سفر کرکے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے فیض حاصل کرتے۔ تصانیف میں سے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الاشراف علی ما فی اصول فرائض المواریث من الاجماع والاختلاف اور البیان عن تلاوۃ القرآن مشہور ہیں۔ ۴۶۳ ہجری کو وفات ہوئے۔ (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۸، ص: ۱۵۳)

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:18, P:153.

45۔ آپ ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ الخوارزمیؒ ہیں۔ آپ ایک بڑے ریاضی دان اور ماہر فلکیات اور مؤرخ ہے۔ آپ نے تاریخ کو فارسی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ الجبر والمقابلہ ریاضی میں آپ کی مشہور کتاب ہے۔ آپ ۲۳۲ھ/۸۴۷ء کے بعد وفات پا گئے۔ (زرکلی، الاعلام، ج: ۱۵، ص: ۲۸۶/ تاریخ بغداد، ج: ۱، ص: ۱۳۱)

Zarkalī, Al A'lām, Vol:15, P:286 / T ār īkh Baghdād, Vol:1, P:131.

46۔ آپ کا پورا نام عمر بن حسن بن علی بن محمد ہے۔ کنیت ابوالخطاب ہے۔ ابن دحیہ کے نام سے مشہور ہے۔ حافظ الحدیث، ادیب اور مؤرخ تھے۔ ۵۴۴ ہجری کو پیدا ہوئے۔ علم کے حصول کے لئے مراکش، شام، عراق اور خراسان گئے۔ تصانیف میں الایات والبینات، نهاية السوال فی خصائص الرسول، نبراس فی تاریخ خلفاء بنی العباس اور تنبیه البصائر مشہور ہیں۔ ۶۳۳ ہجری کو وفات ہوئے۔

ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۶، ص: ۲۷۸

Dhahabī, Siyar A'lām al Nubalā',Vol:16, P:278.

47۔ سیوہاروی، قصص القرآن، ج: ۴، ص: ۴۶۳

Sayūhārī, Qiṣaṣ Al Qurān, Vol:4, P:463.
Sihrvi, Muhammad bin Hifzurrahman, Qasasu Al-Quran, Daru Al-Eshat, Urdi, Bazar, Karachi, 2002.

48۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ج: ۲، ص: ۵۲۹

Ibn Ḥajar 'Sqalanī, Aḥmad bin Alī, Fatḥ al Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al Bukhārī, (Beirūt: Dār al Ma'rifah, 1379), Vol:2, P:529.

49۔ آپ کا نام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی ہے۔ کنیت ابوالفضل ہے۔ ابن حجر کے نام سے مشہور ہے۔ قاہرہ میں ۷۷۳ ہجری کو پیدا ہوئے۔ علم کے حصول کے لئے یمن اور حجاز کا سفر کیا۔ اول میں شعر وادب کے شوقین تھے۔ پھر بعد میں حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول کے لئے تکلیفیں برداشت کی۔ حدیث، اسماء الرجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم تھے۔ تصانیف میں سے لسان المیزان، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، تقریب التہذیب اور تہذیب التہذیب مشہور ہیں۔ قاہرہ ہی میں ۸۵۲ ہجری کو وفات ہوئے۔ (زرکلی، الاعلام، ج: ۱، ص: ۱۷۸)

Zarkalī, Al A'lām, Vol:1, P:178.

50۔ سیوہاروی، قصص القرآن، ج: ۴، ص: ۴۶۳

Sayūhārī, Qiṣaṣ Al Qurān, Vol:4, P:463.

51۔ آپ کا نام محمد سید طنطاوی ہے۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء میں تفسیر اور حدیث میں تخصص حاصل کرلی۔ ۱۹۸۶ء میں مصر کے مفتی اعظم رہے۔ تصانیف میں تفسیر الوسیط، بنی اسرائیل فی القرآن الکریم، السرایا الحربیہ اور آداب الحوار مشہور ہیں۔ ۲۴ ربیع

الاول ۱۴۳۱ھ/۱۰مارچ ۲۰۱۰ء کومدینہ منورہ میں وفات ہوئے۔ اورجنت البقیع میں دفن ہوئے۔(طنطاوی، محمد سید، التفسیرالوسیط، دارنھضہ، بیروت، ۲۰۱۲ء، مقدمہ)

Ṭanṭāwī, Muḥmmad Sayyid, Al Tafsīr Al Wasīṭ, (Beirūt: Dār Nahḍah, 2012), Muqaddamah.

Shaykh ʼAlī, Muqaddamāt, (Beirūt: Dār al Nashr wal Tawzīʼ, 1997), P:183.

52۔ طنطاوی، شیخ علی، مقدمات، دارالنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۹۷ء، ص: ۱۸۳

Ṭanṭāwī, Shaykh ʼAlī, Muqaddamāt, (Beirūt: Dār al Nashr wal Tawzīʼ, 1997), P:183.

53۔ عبداللہ بن ابراہیم بن محمد، تقویم الازمان لارشاد ذوی الالباب، دارالنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۸۴ء، ص: ۱۸۳

ʼAbdullāh bin Ibrāhīm bin Muḥmmad, Taqwīm al Azmān li Irshād Dhawīl Albāb, (Beirūt: Dār al Nashr wal Tawzīʼ 1984), P:183.